سرمایہ ایک شریک کا اور کام دونوں کا اور دکان کا کرایہ 5 فیصد نفع ہوگا، اس ڈیل کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-725 تاریخ:20-10-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید اور بکر پیزا(pizza) کے کام کے لئے پارٹنرشپ کا معاہدہ کرنا چاہتے ہیں جس میں مکمل سرمایہ زید کا ہوگا، کام زید اور بکر دونوں کریں گے، حاصل ہونے والا نفع دونوں آدھا آدھا تقسیم کرلیں گے۔ زید اور بکر اس کام کے لئے خالد سے ایک دکان کرایہ پر لینا چاہتے ہیں لیکن خالد دکان کا ایک متعین کرایہ طے کرنے کے بجائے اس کاروبار کے مجموعی نفع کے پانچ فیصد کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کیا زید اور بکر کا یہ معاہدہ درست ہے؟ اور کیا دکان کے کرایہ کے طور پر خالد کو کاروبار کے نفع کا پانچ فیصد دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بیان کردہ معاہدہ شرعی اصولوں کے تحت درست نہیں؛ کیونکہ سرمایہ کی بنیاد پر جو شرکت کی جاتی ہے اس میں تمام شرکاء کا سرمایہ شامل کرنا ضروری ہے، ہاں سرمایہ کم زیادہ ہو سکتا ہے۔ اگر سرمایہ ایک فریق کی جانب سے ہو اور کام دوسرے فریق کی جانب سے ہو تو شرعی اصطلاح میں اسے مضاربت کہتے ہیں، اس میں یہ شرط لگانا، جائز نہیں کہ سرمایہ لگانے والا کام کرے گا۔

صورتِ مسئولہ نہ تو شرکت کے اصولوں کے تحت درست ہے کہ سب کی طرف سے سرمایہ نہیں اور نہ ہی مضاربت کے اصولوں کے تحت درست ہے کہ سرمایہ لگانے والے کا کام کرنا بھی طے کیا گیا ہے۔ اور خالد نے جو دکان اس شرط پر دینے کا مطالبہ رکھا ہے کہ کاروبار سے حاصل ہونے والے نفع کا پانچ فیصد مجھے دیا جائے گا، یہ بھی درست نہیں، یہ اجارہ فاسدہ کی صورت ہے، کیونکہ یہاں دکان کا کرایہ مجہول ہے، معلوم نہیں کہ کاروبار سے نفع کتنا ہوگا، یا پھر ہوگا بھی کہ نہیں، یوں اجارہ فاسد ہوگا جو کہ ناجائز و گناہ ہے۔

اس کا درست طریقہ کار یہ ہے کہ تینوں افراد رقم ملائیں اگرچہ کوئی کم اور کوئی زیادہ ملائے، اگر کسی کے پاس رقم

نہ ہو تو وہ کسی سے یا پارٹنر سے قرض لے کر رقم شامل کرلے اور یہ قرض کی رقم واپس کرنا لازم ہوگا، چاہے شرکت میں نفع ہو یا نقصان۔ اور تینوں نفع فیصد کے اعتبار سے طے کریں، نفع برابر برابر یا کم زیادہ طے کر سکتے ہیں، البتہ اگر کوئی شریک کام نہیں کرے گا تو اس کا نفع سرمائے کے تناسب سے زیادہ مقرر نہیں کیا جا سکتا، نیز نقصان ہر فریق پر اس کی لگائی ہوئی انویسٹمنٹ کی فیصد کے حساب سے لازم آئے گا۔

رہی بات دکان کی تو دکان باہمی رضامندی سے متعین ماہانہ کرایہ طے کر کے کرایہ پر لے لی جائے۔ یہ کرایہ دیگر اخراجات کی طرح شرکت کے مال سے ادا کیا جائے۔

رب المال کے مضارب کے ساتھ کام کرنے کی شرط سے مضاربت فاسد ہو جاتی ہے جیسا کہ درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے: "ان شرطا ان یعمل المالک مع المضارب فسدت المضاربۃ" **یعنی** اگر یہ شرط کی کہ مالک بھی مضارب کے ساتھ کام کرے گا تو مضاربت فاسد ہوگی۔

(درر غرر، جلد2، صفحہ311، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ)

نفع کے بدلے دکان کرایہ پر دینا جائز نہیں جیسا کہ محیط میں ہے: "ولو استأجر حانوتا بنصف ما يربح فيه فالإجارة فاسدة، وكان على المستأجر أجر مثل الحانوت، وإنما فسدت الإجارة أما؛ لأن ما يربح مجهول؛ أو لأنه جعل الأجر بعض ما يحدث من عمله، فيكون في معنى قفيز الطحان" **یعنی**: اگر کسی نے دکان کو دکان کے آدھے نفع کے بدلے اجرت پر لیا تو اجارہ فاسد ہے، اور مستاجر پر دکان کی اجرت مثل لازم ہوگی، اور اجارہ یا تو اس لئے فاسد ہوگا کہ حاصل ہونے والا نفع مجہول ہے، یا اس لئے کہ مستاجر جو عمل کرے گا اس کا کچھ حصہ اجرت مقرر کیا جا رہا ہے، تو یہ قفیز طحان کے معنی میں ہوگا۔

(المحیط البرهاني، جلد7، صفحہ473، مطبوعہ بیروت)

شرکت بالمال میں سارے شرکاء کا مال ملانا ضروری ہے جیسا کہ درر الحکام میں ہے: "يجب في شركة الأموال أن يكون لجميع الشركاء رأس مال" **یعنی**: شرکتِ مال میں ضروری ہے کہ تمام شرکا کی طرف سے راس المال ہو۔

(درر شرح مجلة، جلد3، صفحہ366، دار الجيل)

ایک کا مال ہو اور دونوں اس کے ذریعہ کام کریں، جائز نہیں، اس کی جوازی صورت کے حوالہ سے فتاوی عالمگیری میں ہے: "لو كان مع أحدهما مال ولا مال مع الآخر فاشتركا على أن يعملا بمال صاحب المال

لا يجوز والحيلة في ذلك أن يقرض صاحب المال بعض ماله صاحبه حتى يجوز "یعنی: اگر ایک کے پاس مال ہو اور دوسرے کے پاس نہ ہو اور دونوں یوں شرکت کریں کہ دونوں مال والے کی رقم سے ہی مل کر کام کریں گے تو یہ جائز نہیں۔ اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ مال والا اپنے مال میں سے اپنے پارٹنر کو کچھ رقم قرض دے دے تب یہ جائز ہو جائے گا۔

(الفتاوی الھندیة، جلد6، صفحه 405، مطبوعه مصر)

شریک شخص کا ذاتی دکان شرکت میں کرایہ پر دینا جائز ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "وكل ما لا يستحق الأجرة بغير إيقاع العمل في المال المشترك فالإجارة جائزة مثل أن يستأجر منه دارا اليحرز فيها الطعام أو سفينة أو جوالق أو رحى قال فخر الدين قاضي خان الفتوى على ما ذكر في العيون والقدوري "یعنی: جہاں اجرت کا استحقاق مالِ مشترک میں بغیر عمل کئے نہ ہوتا ہو وہاں اجارہ جائز ہوتا ہے، مثلاً شریک سے گھر کرایہ پر لیا تا کہ اس میں غلہ رکھے یا کشتی یا بوریاں یا چکی کرایہ پر لی۔ امام فخر الدین قاضی خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ فتوی اسی پر جو قدوری اور عیون میں مذکور ہے۔

(الفتاوی الھندیة، جلد4، صفحه 457، مطبوعه مصر)

شرکت میں نفع نقصان کے حوالہ سے بہارِ شریعت میں ہے: "نفع میں کم و بیش کے ساتھ بھی شرکت ہو سکتی ہے مثلاً ایک کی ایک تہائی اور دوسرے کی دو تہائیاں اور نقصان جو کچھ ہو گا وہ راس المال کے حساب سے ہو گا، اس کے خلاف شرط کرنا باطل ہے مثلاً دونوں کے روپے برابر برابر ہیں اور شرط یہ کی کہ جو کچھ نقصان ہو گا اُس کی تہائی فلاں کے ذمہ اور دو تہائیاں فلاں کے ذمہ، یہ شرط باطل ہے اور اس صورت میں دونوں کے ذمہ نقصان برابر ہو گا۔"

(بہارِ شریعت، جلد2، صفحه 491، مطبوعه مکتبة المدینه، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

26 ربیع الآخر 1447ھ/20 اکتوبر 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

Email:appointment@iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ